رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ✻ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۴۶ | مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۲ء | مطابق ۲۱ر ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت اچھی طرح ہے۔

آریوں کے متعلق اس ہفتہ میں ہر روز رات کے وقت پُر زور تقریریں ہوتی رہیں۔ آریہ لیکچرار۔ پنڈت دھرم بھکشو کو چونکہ اپنی جھوٹی فتحمندی کے اظہار کا بہت شوق ہے۔ اس لئے کہا گیا کہ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی پر تحریری مباحثہ کر دیجئے گا آریوں نے انکار کر دیا۔ اور پنڈت مذکور یہاں سے چلا گیا۔

ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز اور ان کے مددگاروں نے اس ہفتہ ہائی سکول کا معائنہ کیا۔ ۴ر دسمبر کو شام کے ۸ بجے کے قریب زلزلہ کے تین چار سخت جھٹکے محسوس کئے گئے۔

رپورٹ صیغہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲۹ر نومبر تا ۵ر دسمبر ۱۹۲۲ء)

آمد مہمانان اس ہفتہ میں ۶۲ مہمانان مختلف اضلاع گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ بہاولپور۔ جالندھر۔ افریقہ امرتسر وغیرہ سے تشریف لائے۔

خرچ اجناس اس ہفتہ میں اجناس حسب ذیل خرچ ہوئیں۔ آرد گندم ۲۳ من ۴ سیر پختہ۔ دال نخود ۲ سیر ۲ چھٹانک دال ماش ۲۹ سیر روغن زرد ۹ سیر ۴ چھٹانک چاول ۲ سیر ۱۰ چھٹانک۔ دال مونگ ۹ سیر ۵ چھٹانک کھانڈ ۵ سیر ۱۱ چھٹانک۔

ان اجناس کے علاوہ گوشت دودھ ترکاری ایندھن تیل مٹی سٹیشنری کرایہ مکانات وغیرہ وغیرہ اشیاء پر جو نقد رقم خرچ ہوئی۔ وہ ستر روپیہ پندرہ آنہ ہے۔

لنگر خانہ سے کھانا کھانے والوں کی تعداد اس ہفتہ میں نئے اور پرانے مہمان ملا کر کھانا کھانے والوں کی تعداد دو ہزار سات سو ستر ہے۔ یعنی چودہ وقتوں کی کل حاضریوں کی یہ تعداد ہے۔

ضروریات لنگر و مہمان خانہ کمبلوں بستروں کی سخت ضرورت ہے۔ احباب فوری توجہ فرماویں۔

سید محمد اسحٰق افسر لنگر خانہ

سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہوگا۔

نائیجیریا (افریقہ) کے پار تبلیغ اسلام

بادشاہوں کے درباروں میں تبلیغ

ہزاروں کو پیغام

(از مولوی عبدالکریم صاحب نیر - ۱۰ راکتوبر ۱۹۲۳ء)

سطح مرتفع باوچی

زاریہ جنکشن ہے۔ اور یہاں سے سکوٹو باوچی اور جیوس چاڈ کی طرف ریلوے لائنیں بنانے کی تجویز ہے۔ اسوقت ایک لائن قریباً ۱۵۰ میل تک کام کرتی ہے۔ اور یہ جوز برانچ ہے۔ اور افریقہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ لائن مغربی افریقہ کی ٹین کا ایک شملہ برانچ ہے۔ "جوز" قصبہ ہے۔ یورپین ٹھیکہ داران کانہا ٹین کی آبادی نے اسے قصبہ کی اہمیت دیدی ہے۔ شہر باوچی یہاں سے کئی گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے۔ اور امیر باوچی وہاں رہتے ہیں۔ شہر جوز میں مسیحی گرجے بن رہے ہیں۔ تمام مسیحی مذاہب کے وفود تبلیغ زاریہ سے جوز پہنچ گئے ہیں۔ اور (بڑہنہ) وحشیوں میں کام شروع کر رہے ہیں۔ شہر جوز کے قرب وجوار میں تمام پہاڑی علاقہ ہے۔ اور باشندے مادر زاد ننگے ہیں۔ پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ جنگل کی پیداوار شہر میں لاکر منڈی سے کچھ چیزیں تبادلہ میں لے جاتے ہیں۔ اگر آپ جوز کی منڈی میں صبح کے وقت تھوڑی دیر کے لئے ٹھہریں۔ تو سینکڑوں برہنہ مرد وعورت آپکو دکھائی دینگے۔ اور آپ ان کو آہستہ چلتا یا بیٹھتا نہ دیکھینگے۔ اور نہ سیدھا کھڑا ہوا پائینگے۔ یہ لوگ ذرا کبڑا پن رکھکر بھاگتے ہوئے چلتے ہیں۔ مردم خوری تاحال ان میں مروج معلوم ہوتی ہے۔ گو اجنبیوں پر حکومت کے خوف سے ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر اپنے بیمار کو ضائع کرنے کی بجائے جزو بدن بنالینا انکے فلسفہ خوراک کی ایک دلیل ہے۔

اے کاش! جو کام کی صورت میں چاہتا ہوں اسکے کامیاب بنانے کے ذرائع میسر ہوتے۔ اور مسیحی مشنریوں کی نسبت جو اسباب خصوصاً روپیہ میرے ہاتھ میں ہوتا۔ میرے پاس ایسے لوگ ہیں جو ان وحشیوں میں تجارت کیلئے بے روک چلے جاتے ہیں۔ اور ان کی زبان بھی گذارہ کے موافق بول لیتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگوں کو جزوی تعلیم و تربیت کے بعد علاقہ جوز کے وحشیوں میں بھیجا جائے تو احمدیت مسیحیت کو خدا کے فضل سے ۳ سال میں شکست فاش دے سکتی ہے۔ اور وحشیوں کو انسان بنانے کا کام بفضلہ تعالیٰ تھوڑے خرچ اور تھوڑے وقت میں زیادہ کامیابی کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

زاریہ سے روانگی

۲۲ راگست کی صبح کو زاریہ سے روانگی تھی۔ روانگی سے قبل جن لوگوں نے بیعت کی۔ ان میں تین ہوسا نوجوان تھے۔ ایک سابق سلطان سکوٹو کا لڑکا (جو بوجہ فضول اخراجات اپنی دولت کھو چکا ہے۔) دوسرے دو کانو اور کٹسینا کے رہنے والے تھے۔ اور ایک اور شخص نے بیعت کی جو سکنہ باوچی تھا۔ گویا خدا نے سکوٹو۔ کانو۔ کٹسینا۔ باوچی سے جو شمال کی مشہور قومیں ہیں۔ انکے قائم مقام بھیج دئے ہیں۔ اور یہ ایک خوش کن امر تھا۔ جسے سلسلہ کی آئندہ ترقی کے لئے بطور نیک فال تصور کیا جاسکتا ہے۔ امام نائب امام اور چند دیگر نوجوان سٹیشن پر رخصت کرنے آئے۔ اور ٹرین کا سفر حکام یورپ سے مسافروں اور ایک ہمسفر فرسٹ کلاس انگریز انجنیر کو تبلیغ کرنے میں صرف ہوا۔ دریائے دلاچر کے عبور کرنے کے بعد کانو قریب آگیا۔ ملک کا منظر بالکل پنجاب کے مطابق ہونے لگا۔ کانو تو قریب آگیا مگر شہر کا کوئی مستقل انتظام نہیں۔ اہل زاریہ کو کہا تھا۔ کہ وہ کانو تار دیں۔ مگر خدا معلوم تار دیگئی یا نہیں۔ اسی کشمکش و پیچ میں تھا کہ ایک مسیحی جنٹلمین ایک نیگوشین عورت سے باتیں کر رہے تھے۔ اور عورت کے میری طرف اشارہ کرنے پر مرد نے کہا۔

Yes I know Ahmadia

"ہاں میں جانتا ہوں وہ احمدیہ ہے"۔ میں نے سمجھا کہ اضطراب قلب کے دور ہونے کا موقعہ آگیا ہے لیکن معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا فقرہ محض ایک سرسری جملہ تھا۔ جو دوران گفتگو میں نیگوشین کے منہ سے نکل گیا۔ اب کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تھرڈ کلاس سے آیا اور ادب سے سلام کرنے کے بعد پوچھا کیا آپ کانو جارہے ہیں۔ ہاں۔ ہم آپ کا بڑی دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ اب گوہر مقصود ملا۔ اور میں نے نوارد سے کہا کہ آپ میرے سکرٹری زکریا کو جو ساتھ کے کمرہ میں ہے۔ بلائیں۔ زکریا آیا اور دونو نوواردوں میں اسلام و پیام ہوا۔ اور ہمارے نئے دوست نے بڑی خوشی سے ہمارے ٹھہرنے کا تمام انتظام کرنے کا وعدہ کیا۔ الحمدللہ یہ شخص باشندہ لیگوس اور ہمدرد احمدیت سے تھا۔ ریل کانو آخری سٹیشن آگیا اور

کانو کا سٹیشن اور [illegible]

ہماری نظر چاروں طرف پڑی۔ [illegible] لبادہ اور پاجامہ پہنے ہوئے ہوسا نظر آنے لگے سینکڑوں مزدور سٹیشن پر موجود تھے۔ شاندار عمارتیں نظر آرہی تھیں۔ گاڑی سے اترتے ہی میں تو ایک طرف کھڑا ہوگیا۔ اور عزیز زکریا اور ہمارا نیا دوست تہامی اسباب گارڈ کی گاڑی سے لانے میں مشغول ہوئے۔ چونکہ میں سفری لباس میں تھا۔ اور دھوپ کی وجہ سے سر پر انگریزی ٹوپی تھی۔ اسلئے عیسائیوں نے مسیحی سمجھ کر [illegible] ہے۔ گوڈ آفٹرنون فادر کی آوازیں آنے لگیں۔ میں نے مسکرا کر جواب دیا۔ اور اپنے مذہب کا اظہار کر کے مختصر سی تبلیغ کی۔ اور اسلام کی دعوت دی۔ اس عرصہ میں اسباب آگیا۔ اور زکریا نے چھتری کا دستہ تھام دیا۔ جسکے پکڑتے ہی لیبولیبو یا معلم اسلام سلام مولوی صاحب کی آوازیں ان لوگوں کی طرف سے بلند ہوئیں۔ آبادی کا فاصلہ قریباً ۲ میل ہے۔ اور سٹیشن کے قریب تمام غیرملکی سوداگروں کے مکانات ہیں۔ اسٹیشن پر کوئی سواری میسر نہیں۔ اس ملک کے سفر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ قریباً تمام ضروری سامان ساتھ رکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ میں نے [illegible] قلی میرا سامان اٹھا کر لے جارہے تھے۔ علاوہ کتب کھانے پینے۔ سونے بیٹھنے کا سامان غرضکہ آدھا گھر سر پر اٹھا کر سفر کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال سٹیشن سے روانہ ہوکر کانو کے قصبہ نو میں جو عیسائیوں کی [illegible] میں ہم پہنچے۔ گورنمنٹ کے دفاتر میں کام کرنیوالے۔ تاجروں کے علاوہ تمام مسیحی آباد ہیں۔ یوروبا مسلمان تاجر بھی اور بعض ہوسا جو ریاست امیر میں نہیں رہنا چاہتے اسی جگہ آباد ہیں۔ ہمارا رہبر و مددگار تہامی ہمیں

Sirike muslimen

سرکی سلیمن رئیس مسلمانان کے مکان پر لایا۔

سلسلہ احمدیہ | رئیس [illegible] گھر پر ہی موجود تھا۔ تہامی کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان۔ مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۲ء

غیر مبایعین اور خلافت ٹرکی

غیر مبایعین کا سیاسی خلیفہ کون ہے

جب ہندوستان میں ترکی خلافت کی تائید و حمایت کا غلغلہ بلند ہوا۔ تو غیر مبایعین نے غیر احمدی حضرات سے اپنے اخلاص و عقیدۃ اور ان سے اپنی ہم آہنگی ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ چنانچہ خلافت ٹرکی کے متعلق غیر احمدیوں کا جو سب سے پہلا وفد وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہوا اس میں غیر مبایعین کی انجمن لاہور کے پریذیڈنٹ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بھی شامل تھے۔ اور انہوں نے بھی وائسرائے کو یہ دھمکی دینے میں شمولیت اختیار کی تھی۔ کہ اگر خلافت ٹرکی کا مسئلہ مسلمانوں کی منشا کے مطابق حل نہ ہوا تو مسلمان وفادار نہ رہیں گے۔ اس وفد میں شمولیت کے بعد انہوں نے خلافت ٹرکی کے سوال کو اپنا ایک خاص مقصد قرار دیدیا۔ اور اس پر ٹریکٹ لکھنے اور خطبے پڑھنے شروع کئے۔ اور باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے صاف اور واضح طور پر اپنی تحریروں میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سلطان ٹرکی ہرگز خلافت اسلامیہ کا حامل نہیں ہو سکتا۔ مولوی صاحب نے ان تحریروں کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑے زور شور کے ساتھ سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ مان لیا۔ اور خلافت ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت قرار دیدیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"سلطان ٹرکی خلیفہ ہے اور آیۃ استخلاف کے ماتحت اس کی بادشاہت بوجہ مرکز پر حکمران ہونے کے اور مقامات مقدسہ کی خدمت و حفاظت کرنے کے خلافت اسلامی کا حکم رکھتی ہے۔ اور وہی اس خلافت اسلامی کا صحیح حقدار ہے۔"

(پیغام ۲۵ر جنوری ۱۹۲۰ء)

پھر فرمایا۔

"ترکوں کی خلافت روحانی نہیں۔ وہ محض بادشاہت کے رنگ کی خلافت ہے۔ اور روحانی خلافت سے اس کا کچھ تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کے وعدہ (آیۃ استخلاف) کے مطابق ترک اس حصہ خلافت کے ضرور مالک ہیں۔ جو بادشاہت سے تعلق رکھتا ہے۔"

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ سلطان ٹرکی کے پاس حکومت اور سلطنت ہی ایک ایسی چیز تھی۔ جس کے باعث مولوی محمد علی صاحب اسکو "خلیفۃ المسلمین" یعنی خلیفہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے تھے۔ اور آیت استخلاف کے ماتحت خلافت موعودہ منصوصہ کا حقدار قرار دیتے تھے۔ رہی خلافت کی روحانی شق۔ سو اس سے مولوی صاحب اور ان کے رفقاء اپنے مقدس خلیفہ کو پہلے ہی محروم خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب نے بار بار اس کا ذکر کیا۔ اور یہاں تک ارشاد فرمایا۔ کہ فاسق اور فاجر بھی ایسا خلیفہ ہو سکتا ہے۔ جیسا وہ سلطان ٹرکی کو مانتے ہیں اور اب بھی وہ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ گویا ان کی نگاہ میں محمد رسول اللہ کا سیاسی خلیفہ تو اس دنیا میں موجود تھا جس کے اقتدار اور رعب و داب اور اس کی حیثیت کے قیام کے لئے وہ گورنمنٹ برطانیہ سے بھی ٹکر لینے کے لئے تیار اور آمادہ تھے۔ مگر نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت ہی ان کے نزدیک ایسی کمزور تھی کہ اس کا وارث اور اس پہلو میں آپ کا کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی لئے وہ کسی روحانی خلافت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اس کی کوئی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس زمانہ کے سب سے بڑے روحانی انسان حضرت مرزا صاحب جنہیں خدا نے نبی بنا کر روحانیت کے پوشیدہ خزانے دنیا پر ظاہر کرنے کیلئے بھیجا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک آپ نے بھی وہ خلافت روحانیہ کو قائم نہ کیا۔ اور امت محمدیہ کو روحانی لحاظ سے یتیم چھوڑ کر چلے گئے۔

لیکن روحانی خلافت کا انکار کر کے حضرت مسیح موعود کی صاف اور بین تحریروں کے خلاف مولوی محمد علی صاحب نے جس خلافت کو منصوص اور موعود اور آیت استخلاف کے عین مطابق ظاہر کیا۔ اس کی تائید میں خطبے پڑھے مضامین لکھے۔ وفد مرتب کئے۔ اور وائسرائے ہند کی خدمت میں وفد لے گئے۔ اور ان سے تیز و تند مکالمت بھی ہوئی۔ وہ آج ڈانواڈول ہی نہیں۔ بلکہ مٹ چکی ہے۔ اور اسکو مٹانے والے وہ لوگ نہیں جو شملہ پہ سے حکومت کرتے۔ یا لندن کی ڈاؤن سٹریٹ میں بیٹھکر دنیا کی سیاسیات کی تاروں کو ہلاتے ہیں۔ بلکہ اس کو برباد کرنے والے وہی غازیان اسلام اور حماۃ الخلافت ہیں جن کی طرف تمام عالم اسلام اس امید پر نظر لگائے بیٹھا تھا۔ کہ وہ خلافت کو قائم کر دینگے۔ اور اس کے برباد شدہ اقتدار کو بحال کر دینگے جیسا کہ خبروں سے معلوم ہو چکا ہے۔ وہ سلطان ٹرکی جنہیں مولوی محمد علی صاحب نے سیاسی لحاظ سے اپنا "خلیفۃ المسلمین" تسلیم کیا تھا۔ مجبوراً دار الخلافت کو چھوڑ کر گورنمنٹ برطانیہ کے جہاز کے ذریعہ مالٹا تشریف لے گئے ہیں۔ اور کمالیوں نے ان کی بجائے ایک اور شخص کو خلیفہ کا لقب دیدیا ہے۔ لیکن اس سے تمام سیاسی اختیارات چھین لئے ہیں۔ اور اس کی حیثیت بالفاظ پیغام ایک مسجد کے ملاں سے زیادہ نہیں رہی۔ اب ہم مولوی محمد علی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ان کی خلافت منصوصہ موعودہ کہاں گئی۔ سیاسی اقتدار کی بنا پر ہی انہوں نے سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا تھا جواب بالکل چھن گیا۔ مرکز اسلام اور مدینہ منورہ کی تولیت تو اس وقت بھی سلطان ٹرکی کو حاصل نہ تھی۔ جب مولوی صاحب نے اسکو اپنا خلیفہ مانا تھا۔ مگر باوجود اس کے ان کو اصرار تھا۔ کہ سلطان ٹرکی ہی خلیفہ ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس حکومت ہے۔ مگر آج اس برائے نام حکومت سے بھی ان کو جواب مل گیا۔ اس لئے ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ

اب ان کا سیاسی خلیفہ کون ہے۔ کیا جس طرح وہ روحانی خلافت کا انکار کر چکے ہیں۔ اسی طرح اس خلافت کا بھی انکار کر دینگے۔ اور کہہ بیٹھینگے کہ اس کا بھی سلسلہ منقطع ہو گیا یا پھر اپنے عقیدہ کے مطابق کسی "فاسق و فاجر" کو تلاش کر کے اس منصب پر بٹھلائینگے۔

غیر احمدی مسلمانوں کا عقیدہ تھا کہ ترک سلطان ہر طرح اور ہر حیثیت سے مسلمانوں کے خلیفہ اور رسول کریم کے جانشین ہیں۔ کیا روحانی لحاظ سے اور کیا دنیوی لحاظ کے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب سلطان ترکی کی روحانی خلافت کے تو پہلے ہی منکر تھے۔ البتہ حکومت سے تعلق رکھنے والے حصہ خلافت کا وحید مالک اس وقت سلطان وحیدالدین خاں کو سمجھتے تھے۔ اور اسے آئیہ استخلاف کے ماتحت جائز حقدار خلافت قرار دیتے تھے مگر ترکی احرار نے فتوحات پانے کے بعد پہلے "خلیفۃ المسلمین" کو بیگانگر جو نیا خلیفہ بنایا۔ اس سے دنیوی اقتدار بالکل چھین لیا ہے۔ اور نئے "خلیفۃ المسلمین" نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ میرا سیاسی معاملات سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہو گا۔ اب ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کیا عقیدہ تراشتے ہیں۔ اور کس کو اپنا سیاسی خلیفہ مانتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ "الخلافۃ زیول" کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں جنہوں نے ان کے خلیفہ کو منصوصہ موعودہ خلافت سے محروم کر دیا ہے بتائیں آئندہ وہ کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ آیا خلافت مرحوم کا سوگ منائینگے یا کمال پاشانے جو کھلونا ان کو دیا ہے۔ اس سے دل بہلایا کرینگے۔

کما انہوں نے جو نیا "خلیفۃ المسلمین" منتخب کیا ہے اسے تو مولوی صاحب اپنے پہلے عقیدہ کے رو سے خدا تعالے کے وعدہ کے مطابق اس حصہ خلافت کا مالک جو بادشاہت سے تعلق رکھتا ہے نہیں مان سکتے ہیں۔ ہاں چونکہ مولوی صاحب کو اپنے عقاید بدلنے میں بڑی مہارت ہے۔ اور اپنے ہی لکھے اور کہے ہوئے پر روز روشن میں خاک ڈال کر اس کے خلاف کہدینا ان کے لئے بہت معمولی اور آسان بات ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ اب وہ یہ کہدیں۔ کہ جس حصہ خلافت کے مالک انہوں نے ترکوں کو سمجھا تھا۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ خلیفہ کو اقتدار سیاسی حاصل ہو۔ لیکن جب تک وہ یہ نہیں کہتے اس وقت تک یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وہ موجودہ "خلیفہ ترکی" کو اپنا سیاسی خلیفہ بھی نہیں مانتے۔ اور ان کے اخبار "پیغام" نے بھی اگرچہ دبے الفاظ میں اقرار کیا ہے۔ مگر اتنا ضرور کر دیا ہے۔ کہ موجودہ خلیفہ کا انتخاب تمام اسلامی دنیا کے مشورہ سے نہیں ہوا۔ اور پھر سیاسی اقتدار کی علیحدگی پر خلیفہ کی حیثیت ایک مسجد کے ملاں کے برابر اور پوپ جیسی قرار دی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین موجودہ خلیفہ ترکی کو اپنا خلیفہ نہیں سمجھتے۔ اور اس وقت ان کے نزدیک نہ کوئی رسول کریم کی روحانیت میں آپ کا جانشین ہے۔ نہ بادشاہت کے لحاظ سے۔

کیا عبرتناک واقعہ ہے۔ کہ غیر مبایعین نے خلافت حقہ احمدیہ کا انکار کر کے زمانہ کی ہوا کے رخ پر چلتے ہوئے جس خلافت کو تسلیم کیا تھا۔ اور جس کی تائید اور حمایت میں انہوں نے اور ان کے امیر نے ناخنوں تک کا زور لگایا تھا۔ ٹریکٹ پر ٹریکٹ لکھے۔ اور خطبے پر خطبے پڑھے تھے۔ ترکوں نے اسی کا نام و نشان مٹا دیا۔ یعنی مولوی محمد علی صاحب نے مع اپنے رفقاء کے سلطان ترکی کی خلافت کے جس سیاسی اور اقتدار دنیوی کے حصہ کو تسلیم کیا تھا۔ اسی حصہ کو مٹا دیا۔ اور خلیفہ ترکی کو صرف روحانی طور کا خلیفہ بنا دیا گیا جس کا مولوی صاحب کو پہلے ہی انکار ہے۔

ممکن ہے سلطان ترکی سے سیاسی اقتدار اس قدر جلدی نہ چھینا جاتا۔ اگر غیر مبایعین جیسے بدقسمت لوگ اپنے آپ کو اس کے سیاسی اقتدار سے وابستہ قرار نہ دیتے اور اسے سیاسی رنگ کا خلیفہ نہ مانتے۔ لیکن انہوں نے چونکہ اس کی سیاسی خلافت کو منصوصہ موعودہ اور آئیت استخلاف کے ماتحت ہونے کا اعلان کیا۔ اور اس سے وابستہ ہونے کا اظہار کیا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے نہ چاہا۔ کہ یہ لوگ خلافت حقہ احمدیہ کا انکار کر کے اپنے دل بہلانے کے لئے کسی اور کو کسی رنگ میں بھی خلیفہ کہہ سکیں۔ اس لئے اس نے ایسے سامان کر دئے۔ کہ سلطان ترکی سے سیاسی اقتدار بالکل چھن گیا۔ اور غیر مبایعین منہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے کاش یہ لوگ اس محرومی اور نامرادی سے عبرت پکڑیں۔ اور خلافت احمدیہ کا اقرار کر کے خلیفہ حق کو تسلیم کر لیں۔

مسلمانوں میں یہود سے زیادہ پراگندگی

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں کی حالت اس درجہ گر جائیگی۔ کہ وہ مغضوب اور مقہور یہود کے بالکل مثل ہو جائینگے۔ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی حالت نہ صرف یہود کی سی ہو چکی ہے۔ بلکہ ان سے بھی بدتر نظر آ رہی ہے۔ اور اس کا اعتراف خود مسلمان کر رہے ہیں۔ چنانچہ معاصر وکیل (۲۴ر نومبر) "مسلمانوں کی پراگندگی" کا نوحہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"مسلمان ایک ہی تسبیح کے دانے ہیں۔ مگر پراگندہ۔ یہی پراگندگی ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے لیکن آخر اسرائیلی بھی ساری دنیا میں بکھرے ہوئے ہیں ان کی کوئی خاص بستی نہیں۔ کوئی حکومت نہیں۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ ان کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے ان کے لئے نئے نئے وطن تلاش کئے جاتے ہیں۔ ان کی خاطرداری ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ اس کا راز ان کی قوت اتحاد میں مضمر ہے۔ بوجہ پراگندہ و منتشر ہونے اور ہر جگہ ستائے جانے کے باوجود تمام سلطنتوں اور حکومتوں میں ایک حد تک آزاد ہیں۔ اور ان کی مالی حالت بہت اچھی ہے۔ جس کی بدولت وہ مالی پہلو سے کسی کے غلام نہیں ہیں۔ مسلمانوں کی حالت اس سے مختلف ہے۔ فرانس۔ انگلستان۔ اٹلی حتیٰ کہ رومانیہ وغیرہ سلافیہ اور بلغاریہ جیسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بھی ان کی کوئی عزت نہیں ہے۔ اسرائیلی تعداد میں کم ہیں۔ حکومت کی نعمت سے محروم ہیں۔ بایں ہمہ ان میں اتحاد و اتفاق بدرجہ اتم موجود ہے۔ اور وہ اس درجہ متحد ہیں۔ کہ دنیا میں اگر کہیں ان میں سے

چند ایک کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو ساری قوم اس کو محسوس کرتی ہے۔ یہ وصف اسلامی ہے۔ جسے بدقسمتی سے مسلمان ترک کر چکے ہیں"۔

اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی پراگندگی اور ان کی حالت کے زار و زبوں ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ قوم جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ موجود ہے۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ (۲-۵۸) کہ ان پر ذلت اور مسکنت کی مار پڑ گئی۔ اور وہ خدا کے غضب کے مورد ہو گئے۔ نیز جن کی نسبت آتا ہے۔ والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ (۵-۶۹) ان کے درمیان ایک دوسرے سے بغض و عداوت قیامت تک ڈال دیا گیا۔ ان کے مقابلہ میں مسلمان اپنے آپ کو زیادہ مسکین و نادار اور پراگندہ قرار دے رہے ہیں۔

اب جبکہ مسلمانوں کو اپنی ایسی حالت کا احساس ہو گیا ہے۔ تو انہیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ان کی اصلاح کا جو سامان کیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس طرح ایک سلک میں منسلک ہو جائیں۔ ورنہ اس کے سوا اور کوئی صورت ان کے لئے اس افسوسناک حالت سے نکلنے کی نہیں ہے۔ کیا ہی افسوسناک امر ہے۔ کہ مسلمان یہ تو اقرار کر رہے ہیں کہ ان کی حالت یہود سے بھی بدتر ہو چکی ہے۔ لیکن اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ جب یہود کی اصلاح کے لئے خدا نے ایک مسیح کو بھیجا تھا۔ تو ان کی اصلاح کیلئے کیوں مثیل مسیح نہ آئے جس کی پیشگوئی بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہوئی ہے۔

خلافت ٹرکی ثنائی نظر میں

خلیفہ ٹرکی کو کمالیوں کے سیاسی اقتدار سے برطرف کرنے کے متعلق جب خبر آئی تو مسلمان اخبارات میں ایک ہلچل سی مچ گئی۔ اور ایسا ہونا ضروری بھی تھا کیونکہ ان کے سارے شور و شر کی بنیاد اسی امر پر تھی کہ خلیفہ کے سیاسی اقتدار کو بحال کیا جائے۔ اس خبر کے آنے پر مسلمان اخبارات نے بڑی بڑی دھمکیاں دیں اور کہا کہ ہم یہ کریں گے۔ اور وہ کریں گے۔ اس وقت ہم نے ان کی دھمکیوں کو بے حقیقت اور بے اثر قرار دیتے ہوئے لکھا:۔

"مسلمانان ہند خواہ کچھ کہیں۔ ترکان احرار وہی کچھ کریں گے۔ جو ان کی مرضی ہو گی۔ اور جسے وہ اپنے لئے مفید سمجھیں گے"۔

(الفضل ۹ر نومبر ۱۹۲۲ء)

اس پر مولوی ثناء اللہ نے حسب عادت ہمارے خلاف ایک مضمون لکھا جس میں رقم فرمایا:۔

"آج جو ایک خبر آئی کہ خلیفہ ترکی کو سیاست سے سبکدوش کر دیا جائیگا۔ تو قادیان میں گھی کے چراغ جلائے گئے۔ ہماری جیسی سب کٹڑی ہو گئیں۔ الحمد للہ جلدی میں ان لوگوں کو اس امر کے سوچنے کا بھی موقع نہ ملا۔ کہ یہ خبر کس غرض سے بنائی گئی۔ اور بھیجی گئی ہے۔ اتنی تو ہیں جاننے کی نہ ان کو ضرورت نہ لیاقت"۔

پھر اس خبر کی نسبت اپنی لیاقت کا ثبوت دیتے ہوئے لکھا:۔

"ہم اپنے یقین سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ خبر ہی آخر سے غلط ثابت ہو گی"۔ (اہلحدیث ۱۷ر نومبر)

لیکن خدا کی قدرت دیکھئے۔ وہ مولوی ثناء اللہ جو خلیفہ ٹرکی کو سیاسی اقتدار سے محروم کرنے والی خبر کی حقیقت کو نہ سمجھ سکنے اور سمجھنے کی لیاقت نہ رکھنے کا الزام ہم پر لگا رہا تھا۔ اور یقین ظاہر کرتا تھا۔ کہ یہ خبر ہی غلط ہے۔ وہی اپنے قلم سے اخبارات میں ایک اعلان کر رہا ہے۔ جس میں لکھتا ہے:۔

"آج ریوٹر کی خبریں آرہی ہیں۔ اور مرکزی خلافت کمیٹی تصدیق کرتی ہے۔ کہ عبدالمجید خاں آفندی کو خلیفہ بنایا گیا۔ اور لقب ہز ہائنس دیا گیا جس کے معنی یہی ہیں۔ کہ سیاست اور ملکی اقتدار ان سے الگ کیا گیا جس کی پہلے ہی سے اشاعت ہو رہی تھی۔ جس کو ہم ہندوستانی ریوٹر ایجنسی کی دل لگی سمجھتے رہے"۔

کیا ہم نے جو کچھ پہلی خبر سے سمجھا تھا۔ اسی کی تصدیق کرتے۔ اور اپنی تحریر کو جھٹلاتے وقت مولوی صاحب کو کچھ ندامت اور شرمندگی نہ ہوئی۔ ہوئی تو ہوگی۔ مگر اس کے اعتراف کے سوا چارہ بھی نہیں تھا۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک تو خلافت کے لئے سیاست ضروری نہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ جس نے اس کے بغیر خلافت کو "کٹھڑی" قرار دیا ہے۔ اسے یہ بھی مان لینا چاہیئے۔ کہ خلافت ٹرکی کو ماننے والے سب کٹھڑے ہو گئے۔ جن میں خود مولوی ثناء اللہ بھی شامل ہے۔

مولوی ثناء اللہ نے اسی مضمون میں یہ بھی لکھا تھا۔

"ترک کیا ساری دنیا بھی شرعی مسئلے میں (یعنی خلیفہ سے سیاست کو علیحدہ کرنے میں) تصرف کرنا چاہے۔ تو نہیں کر سکتی۔ ترکوں کے خلاف شرع کرنے سے مسئلہ شرعی نہیں بدلیگا۔ خلاف کرنے والا بدل جائیگا"۔

مولوی صاحب! اب "شرعی مسئلہ" کو بیٹھے چاٹئے اور اس کے بدلنے والوں کو کوسئے۔ انہوں نے تو جو کچھ کرنا تھا۔ کر دیا جس کا ہمیں پہلے ہی یقین تھا۔ اور اسی یقین پر ہم نے لکھا تھا۔ ہاں یاد رکھئے۔ آپ جیسے لوگوں کو کوسنے سے نہ کمال پاشا کا کچھ بگڑ سکتا ہے۔ اور نہ آپ لوگوں کی خلافت بحال ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے مٹانے کے سامان خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوئے ہیں۔

سابق "خلیفۃ المسلمین" کو "سگ" کا خطاب

کل تک جسے مسلمانان ہند اپنا روحانی پیشوا اور "خلیفۃ المسلمین" مانتے تھے

آج اس کی جو عزت و توقیر کی جا رہی ہے۔ وہ "زمیندار" ۵ دسمبر کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ مصطفیٰ صبری سابق شیخ الاسلام قسطنطنیہ اور رضا توفیق سابق صدر اعظم ٹرکی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"یہ دونوں حضرات بچ گئے تو بہتر ہے جائے پناہ لندن ہی ہو سکتی ہے۔ اپنے خلیفہ صاحب کو بھی ساتھ لے جائیے۔ اور وہاں کسی ہوٹل میں بیٹھے ہوئے مصطفیٰ کمال پاشا کو کوسا کیجئے۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ آوارہ سگان [illegible] زندگی گزارنا تمہارے خیال میں یہ تم کم مزے کا ہو گا جتنا کہ توحید سے دنیائے تثلیث میں ہجرت کرنے کے لئے کوئی مناسبت بھی تو ہونی چاہئے۔ خلیفہ صاحب۔ باپ۔ رضا توفیق بیٹے۔ اور شیخ الاسلام روح القدس"۔ آہ زمانے کے بھی کیا رنگ ہیں۔ چند ہی دن قبل جسے "ظل اللہ" کہا جاتا تھا اسی کو اب وہی لوگ "سگ" قرار دے رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

شفقت علی خلق اللہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
یکم دسمبر ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر چیز کی علامت انسان کی پیدائش کی غرض اور اس کے دنیا میں بھیجنے سے مقصود اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور اس کی بندگی ہے اس لئے انسانی زندگی کا مقصد بغیر اس کے پورا نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالےٰ سے تعلق اور محبت نہ ہو۔ مگر ایک بات کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک مہمان ایک شخص کے ہاں آتا ہے۔ مہمان کا اکرام ہر ایک شریف آدمی کا مقصد ہونا چاہئے۔ جو شخص شرافت کا مادہ رکھتا اور شریعت سے تعلق رکھتا ہے اس کا فرض ہے جب اس کے یہاں مہمان آئے تو اس کا اعزاز و اکرام کرے۔

محبت کا تعلق دل سے ہے مگر اعزاز و اکرام دل سے تعلق رکھتا ہے۔ دل ہی ہے جو کسی کا احترام کرتا ہے۔ اور دل ہی ہے جو عزت کرتا ہے۔ لیکن دل کی کیفیت ظاہر کرنے کے لئے ظاہری سامان ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ یا اس کے لئے غالیچہ بچھا دیتا ہے مگر دل میں چاہتا ہے کہ اس کو سخت نقصان پہنچائے۔ تو اس کے یہ ظاہری نشان اس کے دل کی حالت کے خلاف ہوں گے۔ اور یہ اس شخص کا اعزاز نہ ہوگا۔ کیونکہ اعزاز و احترام دل سے ہوا کرتا ہے تو یہ صحیح ہے کہ دل ہی اعزاز و اکرام کرتا ہے۔ مگر جب تک اس کے ساتھ ظاہری علامات نہ ہوں اعزاز و اکرام کا پتہ نہیں لگ سکتا محبت دل کی چیز ہے۔ بچے کو جو چیز ماں باپ کھانے پینے کو دیتے ہیں۔ وہ محبت نہیں ہوتی۔ دشمن اور غیر سے بھی انسان ایسا سلوک کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ لوگ ہنود کے لئے بڑے بڑے چندے دیتے ہیں۔ غریب خانے کھولتے ہیں یا وجہ اس کے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا شخص غربا سے محبت کرتا ہے۔ مگر اسمیں بھی شبہ نہیں۔ کہ خالی خولی محبت بھی نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے ظاہری آثار نہ ہوں۔ گو ماں باپ بچے کو جو کھلا دیتے ہیں۔ اسے محبت نہیں کہہ سکتے لیکن یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ماں باپ کھانے پینے کو نہ دیں اور پھر یہ کہا جائے کہ وہ محبت کرتے ہیں۔ پس ماں باپ محبت کرتے ہیں۔ اور بچہ کا خیال بھی رکھتے ہیں۔ گو کھانا دینا محبت نہیں۔ مگر یہ محبت کے آثار میں سے ضرور ہے۔

صفات باری کی مظہریت اسی طرح اللہ تعالےٰ کے لئے بھی محبت کی علامتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ جو میں اس وقت بیان کرتا ہوں۔ قاعدہ ہے کہ جس سے محبت ہو انسان اس کے متعلقات سے محبت کرتا ہے۔ اور اس کے صفات کی نقل کرتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ صفات باری کی نقل نہیں کرتا۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا سے محبت ہو اور اس کے صفات کو اپنے اندر جذب نہ کرے۔

صفت رب العالمین اور انسان اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے جو صفت انسان سے خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے وہ رب العالمین کی صفت ہے۔ خدا تعالیٰ رب ہے ساری دنیا اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ہندوستان کے باشندے اس کی مخلوق ہیں۔ افریقہ کے اس کی مخلوق ہیں۔ یورپ و امریکہ کے لوگ اس کی مخلوق ہیں۔ اس لئے خدا کی ساری مخلوق انسان کی نظر میں محبوب ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ باپ سے محبت ہو اور اس کے بیٹے سے دشمنی یا باپ سے دشمنی ہو اور بیٹے سے دوستی۔ کوئی محبت کا تعلق ایسا نہیں مل سکتا جس میں متعلقات کی محبت کو چھوڑ دیا گیا ہو۔ متعلقات کی محبت اصل کے ساتھ خود بخود آجاتی ہے دیکھو بادشاہ یا پریذیڈنٹ ہوتے ہیں بادشاہ کی ملکہ یا پریذیڈنٹ کی بیوی کو بادشاہ یا پریذیڈنٹ منتخب نہیں کیا جاتا لیکن کسی شخص کے بادشاہ مقرر ہونے یا پریذیڈنٹ تجویز ہونے کے ساتھ ہی اس کی بیوی بھی اس کی عزت میں شریک ہو جاتی ہے۔ جہاں بادشاہ اور پریذیڈنٹ جاتے اور ان کے استقبال ہوتے ہیں ان کی بیویوں کے بھی استقبال کئے جاتے ہیں۔ سارا ملک ان کی بیویوں کی بھی عزت کرتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ بادشاہ یا پریذیڈنٹ کی بیوی ہیں۔

نبیوں کی اطاعت یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اللہ تعالےٰ سے محبت کرے۔ مگر اس کے بندوں سے محبت نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولوں اور نبیوں کی محبت تو لازمی کر دی ہے۔ کیوں اس لئے کہ وہ اللہ کو منتخب بندے ہیں۔ ورنہ موسیٰ بھی ایسے ہی آدمی تھے۔ جیسے اور۔ ہارون و عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیوں کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ خدا کے تھے۔ اس لئے انکی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ گو وہ مخلوق تو خدا کی ہی ہوتے ہیں۔ کہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن باوجود مخلوق ہونے کے ان کا خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ ان کی اطاعت کرنا ضروری نہیں ہوتی۔ مگر ان سے سلوک کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بنی نوع کی محبت کا ہر مذہب میں حکم ہے پس اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں سے سلوک کرو۔ والدین کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ ان کے بیٹے کو پیار کرو۔ اسی طرح اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ اور چاہتے ہو کہ خدا تم سے محبت کرے۔ تو اس کے بندوں سے پیار کرو۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا۔ اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے۔ جس نے اس بات پر زور نہ دیا ہو کہ شفقت علی خلق اللہ کرو۔ جب یہ ایسا مسئلہ ہے کہ آج تک بدلا نہیں۔ تو اس پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ دیکھو شراب ایک زمانہ میں حلال تھی۔ پھر حرام ہوئی۔ ایک زمانہ میں پردہ نہ تھا پھر ہوا۔ لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ ابتدا سے اس میں تغیر نہیں آیا۔ یہ مسئلہ اسی طرح چلا آتا ہے اور اس پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ خدا کی مخلوق سے پیار و محبت سے سلوک کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم حکم ہے

اور اس پر عمل کرنا روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

خدا سے ملنے کا شوق اور اس کے بندوں سے نفرت

مگر میں دیکھتا ہوں بہت ہیں جو خدا سے ملنا چاہتے ہیں۔ مگر انہیں رحم نہیں خدا کی مخلوق سے ہمدردی نہیں۔ اس کے بندوں سے نیک سلوک کرنے میں کمی کرتے ہیں۔ اور ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ گویا ان کو تعلق ہی نہیں۔

احسان ناشناسی

دنیا میں تین قسم کے خیالات ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ جو بد سلوکی بھی کرتا ہے اس سے نیک سلوک کیا جائے دوسرے یہ کہ جو نیک سلوک کرے اس سے نیک سلوک کیا جائے۔ تیسرے یہ کہ خواہ کوئی نیک سلوک نہ کرے پھر بھی اس سے اچھا سلوک کرے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں انسانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ان سے نیکی کرتا ہے اس کے بھی وہ بدخواہ ہوتے ہیں۔ جو ہاتھ ان پر احسان کرتا ہے۔ اسی کو کاٹتے ہیں۔ جو ان کی نیکی چاہتا ہے وہ اس کی ذلت چاہتے ہیں۔ وہ احسان کی قدر نہیں جانتے۔ ہاں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو احسان کی قدر ہوتی ہے۔ مگر احسان کی شناخت نہیں کر سکتے وہ سمجھ نہیں سکتے کہ ان سے احسان کیا گیا ہے۔ بعض روپیہ کا نام احسان رکھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مدرس ہو۔ جس سے انہوں نے پڑھا ہے تو وہ اس کے احسان کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اس نے ہم پر کیا احسان کیا ہے۔ یا اگر کوئی ان کو کوئی نیک نصیحت کرتا ہے۔ یا ان کو علم دیتا ہے یا ان کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ تو اس کو ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اس کا ان پر کوئی احسان نہیں۔ وہ اپنے ذہن میں محسن کی قدر کرتے ہیں۔ مگر ان کو احسان کی شناخت نہیں ہوتی۔ ان کو ماں باپ کے لئے غیرت ہوتی ہے اور جوش ہوتا ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کو جوش نہیں آئیگا۔ ماں باپ کا یہ احسان تو ان کو یاد رہتا ہے۔ کہ انہوں نے انکی پرورش کی مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کو بھول جاتے ہیں کہ آپ نے ان کو روحانی زندگی کا باعث بنایا۔

ایسے لوگوں کی مثال اس نادان کی سی ہے جس کو ایک شخص تاریکی میں لالٹین دیتا ہے۔ کہ وہ اس کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ جائے۔ وہ اس کا تو احسان مانتا اور اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اس سے آنکھ نیچی رکھتا ہے۔ لیکن وہ خدا جو ہر روز اس کے لئے سورج چڑھاتا ہے۔ جس کی روشنی میں وہ اپنے سارے کام کرتا ہے۔ اس کے متعلق نہیں مانتا۔ کہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے۔ ایک دوست کے تھوڑی دیر لالٹین دینے کو احسان سمجھتا ہے۔ مگر خدا کے اتنے بڑے سورج کو احسان نہیں سمجھتا۔ جو اس کے لئے ہر روز چڑھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ سورج کو چڑھتے نہیں دیکھتا ہے مگر اس کی قدر نہیں کرتا اور اس کو نہیں پہچانتا۔ پس بہت ہیں جو احسان کی قدر کرتے ہیں مگر بہت سے احسانات کو وہ شناخت نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک احسان صرف روپیہ دینے کا نام ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان سے کوئی مالی سلوک کریں۔

خدا کیلئے محبت کو علاقہ کی وسعت

خدا کے لئے خدا کے بندوں سے محبت کرنے والوں کی بہت کمی ہے۔ اگر وہ خدا کے لئے محبت اس کی ساری مخلوق سے محبت کریں۔ وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو ان سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ خدا کے لئے محبت کریں۔ تو ان کی محبت عام ہو۔ بعض لوگ ہیں جو دشمن کو معاف نہیں کر سکتے حالانکہ اگر وہ سوچیں کہ یہ ہمارے رب کا بندہ ہے تو وہ ضرور اس کو معاف کر دیں۔ ایسے لوگ اپنی دشمنی کو خدا کے تعلق پر مقدم کر لیتے ہیں۔ حالانکہ دانائی یہ ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم کیا جائے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ مگر تمہارے باپ سے اس کا اچھا تعلق ہے۔ اور وہ تمہارے باپ پر احسان کرتا ہے۔ تو تم اپنی ذات کے خیال کو چھوڑ کر باپ کے تعلق کو مقدم کرو گے۔ اور کہو گے کہ گو اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے میرے باپ سے اچھا سلوک کیا ہے۔ اس لئے میں اس کی عزت کروں گا۔ پس اسی طرح اس بات کو سمجھنا چاہئے۔ کہ گو ایک شخص تمہارا دشمن ہے تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ مگر اس کا خدا سے تعلق ہے اس لئے ہماری شخصی اور ذاتی دشمنی کی خدا کے تعلق کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں۔ یہی نیک لوگوں کا قاعدہ ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ گو فلاں ہمارا دشمن ہے۔ لیکن ہمارے خدا کا بندہ تو ہے۔ یا اس کا اس سے تعلق ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ خدا ہی کا تعلق قابل لحاظ ہے۔ اسی کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

بنی نوع انسان سے محبت کرنے کی اہمیت

دیکھو بنی نوع انسان سے نیک سلوک کو حدیث میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب کہ سخت تپش ہوگی۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسی تپش ہوگی۔ مگر ہم ایمان رکھتے ہیں ضرور تپش ہوگی اور بہت سخت ہوگی۔ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ انہیں وہ شخص بھی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوگا بہت سے نادان ہیں جو اس حدیث کے غلط معنے کرتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ زید سے محبت کرتے ہیں۔ اور بکر سے نہیں کرتے تو وہ زید کی محبت کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے لئے اس سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر خدا کے لئے محبت ہوتی تو زید بکر دونوں سے ہوتی۔ یہ ممکن ہے کہ ذاتی وجوہات کی بنا پر تم زید سے محبت کرو اور بکر یا خالد سے نہ کرو۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے ان کے ذاتی دوست بھی ہوں گے۔ ایک شخص کو حضرت امام حسن کا مزاج پسند ہوگا۔ اور دوسرے کو امام حسین کا اور اپنے مذاق کی مطابقت سے وہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین دونوں میں سے ایک سے زیادہ محبت کرتا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ جو امام حسن یا امام حسین سے محبت کرتے ہیں۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہونے کے باعث کرتے ہیں کیونکہ اگر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہونے کے باعث محبت کرتے تو امام حسن اور امام حسین

دونوں میں سے ایک سے محبت نہ کرتے۔ بلکہ دونوں سے کرتے۔ کیونکہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ تھے۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے گا۔ وہ اس کے سب بندوں سے محبت کرے گا۔

پس اگر خدا کے لئے محبت کرنی ہے تو تمام بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ خدا کے لاکھوں کروڑوں بندے ہیں۔ خدا کے لئے محبت کرنے والوں کا فرض ہے کہ سب سے محبت کریں۔

خدا کے منتخب اور عام بندے

جیسا کہ میں نے بتایا ہے خدا کے بندے بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کو خدا تعالیٰ چن لیتا ہے اور ایک عام بندے ہوتے ہیں۔ اپنے رسولوں کو اس نے آپ چن لیا۔ اولیاء و مجددین کو چن لیا۔ اس لئے جن لوگوں کو اپنے بندوں میں سے خدا تعالیٰ نے چن لیا ہے ان سے محبت کے ساتھ۔ انکی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جو اس کے عام بندے ہیں۔ گو ان کی اطاعت کرنی ضروری نہیں۔ لیکن ان سے محبت اور نیک سلوک اور ہمدردی لازمی ہے۔

سب سے محبت کرو

پس جو خدا کے لئے محبت ہوگی وہ سب کے ساتھ ہوگی۔ اور جن کو اس نے چنا ہے ان کی اطاعت بھی کی جائے گی۔ اس حال میں کسی ایک شخص کی خصوصیت نہیں رہتی۔ پس اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ کسی ایک کی خصوصیت نہیں سب سے محبت کرو۔ خدا کے لئے محبت کرنے کے یہی معنے ہیں۔ رسولوں اور ماموروں کی جو خصوصیت ہوتی ہے۔ وہ ان کے منتخب ہونے کے باعث سے ہوتی ہے۔ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے ماتحت ہوتی ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہوتی۔

پس مدارج کے فرق کو چھوڑ کر تمام بنی نوع انسان سے محبت ضروری اور لازمی ہے۔

میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ زید و بکر سے دوستی نہ کی جائے۔ بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو کہا ہے کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایہ کے نیچے وہ شخص ہوگا جو خدا کے لئے [illegible] اس سے محبت کرنے سے

مراد ایک آدھ شخص سے محبت اور سلوک کرنے والا مراد نہیں بلکہ وہی شخص ہے جو خدا کی ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ کسی ایک ہی سے محبت نہ رکھو۔ بلکہ سب سے محبت رکھو۔ ورنہ زید و بکر کی محبت خدا کے لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ کئی وجوہ ہو سکتے ہیں۔ جن کے باعث لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں۔ مثلاً علوم میں اتفاق ہم عقائد ہونا یا اور بھی اتحاد پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ ان کی وجہ سے دو شخصوں میں اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس سے روکا نہیں گیا ہے۔ لیکن یہ دھوکا ہے کہ اس محبت کو حدیث کی مصداق محبت قرار دیا جائے۔ کیونکہ خدا کی رضا کے لئے وہی محبت ہوگی۔ جو خدا کی ساری مخلوق سے کی جائے گی۔ یہ محبت ذاتی ہے۔ جو ایک تاجر تاجر سے زراعت پیشہ دوسرے زراعت پیشہ سے محبت کرتا ہے۔ قیامت کے دن وہ دوستی کام آئے گی جو سب بنی نوع انسان کی دوستی ہوگی۔ جب تک یہ مرتبہ حاصل نہ ہو اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں آسکتا۔ ممکن ہے کہ تم کسی کو سمجھو کہ وہ عیسائی ہے یا یہودی یا ہندو ہے۔ اس لئے اس سے نیک سلوک کرو۔ مگر یہ درست نہ ہوگا۔

محبت کی حلاوت اور غصہ کی حرارت

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بنی نوع سے محبت کرو۔ یاد رکھو عداوت میٹھی چیز نہیں۔ محبت میٹھی چیز ہے۔ تم دیکھو دونوں میں سے کونسی چیز آرام دہ ہے۔ آیا محبت آرام دہ ہے۔ یا غصہ تم غور کرو کہ تم جس وقت غصہ کی حالت میں ہوتے ہو اس وقت آرام کی حالت میں ہوتے ہو۔ یا جس وقت محبت کے جذبات اور خیالات میں۔ جب تم غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس خدا کی طرف سے آتا ہے کہ غضب اس وقت جائز ہے۔ جب خدا کے غضب کے مقابلہ میں آجائے۔ ورنہ محبت ہی ضروری ہے۔ جو لوگ حسن سلوک اور محبت کے جذبات چھوڑ دیتے ہیں ان کو یہاں ہی جہنم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں سے نفرت کے خیالات کو دور کر دے۔ ہم بنی نوع انسان [illegible] اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کریں۔ اور اس کے سایہ کے نیچے [illegible]

جلسہ پر دس ہزار انڈا

پچھلے سالوں کی فروخت سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ پر دس ہزار انڈا فروخت ہو جاتا ہے۔

کیا میں اپنے معزز و محترم احباب سے درخواست کر سکتا ہوں کہ وہ اس دفعہ یہ عہد کریں کہ انڈوں پر جو خرچ ہوتا ہے وہ تبلیغ اسلام و احمدیت کے فنڈ میں دیدیں گے اس طرح پر سات آٹھ سو روپیہ کی رقم جمع ہو جائے گی۔ اور اس کوشش سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک اسراف رک جائے گا ایک جلسہ سالانہ پر پچھلے زیادہ کی تھی تو حضرت خلیفہ اول نے اس پر خاص طور سے سرزنش فرمائی کہ یہ کوئی میلہ نہیں۔ یہ تو روحانیت کے اصول کے لئے اجتماع ہے اس لئے جتنے ادویہ اور غیر ضروری اشیاء سے پرہیز چاہیئے۔

یورپ والوں کی تقلید میں آجکل کے نوجوان اور نئے تعلیم یافتہ انڈے استعمال کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ قادیان میں سخت سردی نہیں پڑتی۔ اور بغیر انڈوں کے بھی حرارت غریزی قائم رہ سکتی ہے۔

ابھی جلسہ میں ایک ماہ باقی ہے اور کل ہی ایک ہندو بنیا [illegible] کو یہ گفتگو کرتے سنا۔ کہ مولویوں کا جلسہ آگیا ہے انڈے جمع ہو رہے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک اس جلسہ کی غرض و غایت انڈوں کا جمع کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دوکانداروں نے اپنے بھائیوں کے خیر مقدم کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں اور غالباً آٹھ آٹھ دس دس کوس تک کے گاؤں سے انڈے جمع کر رہے ہیں۔ اور انڈا ابھی سے ایک ایک آنہ کو ملتا ہے۔ جلسہ پر غالباً ڈیڑھ آنے پر فروخت ہوگا مجھے ان الفاظ سے جو دیہاتی ایسی باتیں کر رہے تھے نہایت تکلیف پہنچی اس لئے میں اپنے دوستوں سے بہ منت التجا کرتا ہوں کہ وہ اس دفعہ بلا کسی اشد ضرورت طبی کے انڈے استعمال نہ کریں اور اس کی رقم کو تبلیغ میں دیدیں۔

(اکمل صیغہ تربیت قادیان)

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

زیرہ ضلع فیروزپور

دعویٰ نمبر ۳۳۸ بابت ۱۹۲۲ء

گوردت سنگھ ولد بھاوا سنگھ ذات جٹ ساکن سماس تحصیل موگا۔ مدعی

بنام

نانک ولد بوڑا ذات چھمبہ ساکن سماس تحصیل موگا حال آباد کوکاری سکھانند والی تحصیل منچن آباد ریاست بہاولپور مدعا علیہ

دعویٰ بمبلغ ۱۰۵/۸ اصل و سود بروئے بہی

بمقدمہ مندرجہ صدر درخواست و بیان حلفی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری ۱۹۲۳ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ ہذا اصالتاً یا وکالتاً نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۷ ماہ نومبر ۱۹۲۲ء بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط: منصف صاحب درجہ اول بخط انگریزی

اعلان

جو صاحب اپنے لڑکوں کو اچھی تعلیم دینی چاہتے ہیں تو وہ ہمارا دون سکول دیکھیں جہاں پر تجربہ کار استاد بہترین طریقہ سے تعلیم دیتے اور تیار کرتے ہیں۔ ذیل کے پتہ پر پرنسپل سے خط وکتابت کرو۔

دون اسکول۔ ای سی روڈ نمبر ۱۵ ڈیرہ دون

Mr. E. Thory. B.A.

15 E.C. Road [illegible] Dehradun.

دوا اور زبردست شہادتیں

فی شیشی ۹ر درجن ۸ر

میں نے خضاب بہار شباب دو دفعہ استعمال کیا ہے۔ رنگ اصلی اور پندرہ یوم تک قائم رہا گرم پانی سے دھونے سے داغ کوئی جلد پر نہ رہا مجھے اس نے کوئی ضرر نہیں دیا۔ امید ہے کہ فوجی پنشنر جو نوجوان رہنا چاہتے ہیں۔ اس خضاب سے بال سیاہ کر کے دوبارہ جوانی کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔ خداداد رسالدار پنشنر ایس ٹی کور وغیرہ حال قادیان

۲۔ خضاب بہار شباب استعمال کیا گیا نہایت ہی قلیل وقت یعنی چند منٹوں سے زیادہ نہ تھا۔ تمام بال قدرتی سیاہ ہو گئے۔ اور جلد پر کوئی داغ بھی نہ آیا۔ جو احباب [illegible] کی گھنٹوں کی تکلیف سے آزادی چاہتے ہیں۔ وہ اس خضاب کا استعمال کر کے قیمتی وقت بچا سکتے ہیں۔ (اچھر [illegible] فضل محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہائی بورڈنگ ہاؤس قادیان۔ ملنے کا پتہ: منیجر دار الشفا جان عالم قادیان ضلع گورداسپور

مرغ کی گولیاں تیار ہو گئیں

میں نے چند بچہ مرغی کو ایک سیر (دو ماہ میں) شنگرف کھلا کر پھر ان میں سے ایک کو ذبح کر کے باقی ماندہ بچوں کو کھلا دیا۔ ازاں بعد بچہ مرغ شنگرف خوردہ کو ذبح کر کے اس کے پیٹ میں (مقوی الاعضاء رئیسہ) ادویات بھر کر روغن گاؤ میں بریاں کر کے گولیاں تیار کی ہیں۔

جن کے استعمال سے اعضاء رئیسہ میں طاقت آ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں درد ریح وغیرہ کو بھی مفید ہیں۔ زیادہ تفصیل سے ان کے فوائد لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ اہل تجربہ حضرات کو نسخہ سے خود بخود معلوم ہو سکتا ہے۔

قیمت بلحاظ محنت اور لاگت کے بہت کم رکھی گئی ہے۔ ۲ر فی درجن گولیاں مگر جو شخص پوری خوراک چالیس یوم کی ۴۰ گولیاں طلب کرے ورنہ جو شخص اس سے کم خریداری کرے اس سے بحساب فی درجن ۲ر لئے جاویں گے۔ ہر دو صورت میں محصول ڈاک ۵ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہ دولہ صاحب

حبوب جامع الفوائد

الدواء شافی۔ حبوب جامع الفوائد۔ یہ حضرت مسیح موعود کے تبرکات اور حضرت خلیفہ اول کے مجربات سے ہیں۔ یہ فدوی کا ۲۰ سالہ تجربہ ہے۔ یہ بے نظیر گولیاں تمام طاقتوں کی محافظ مقوی۔ دافع فالج ہر قسم و جمیع المفاصل تمام امراض باردہ اور [illegible] کی خرابی درد پشت و بازو اور بڑھانے والی بھوک۔ اور یہ خاص دواؤں کے جوہر سے مرکب ہیں۔

قیمت فی درجن ۱۲ر مکمل گولی پانچ روپیہ محصول ڈاک ۸ر

خاکسار برکت علی احمدی معرفت بخش ڈاکخانہ پنڈی کالو ضلع گجرات

قابل فروخت زمین

ایک قطعہ اراضی تقریباً ۱۲ مرلے جو مدرسہ احمدیہ قادیان کے قریب ہے۔ قابل فروخت ہے۔ زمین اچھے موقع پر ہے۔ اور شہر میں ہے۔ مسجد مبارک سے بہت قریب ہے۔ کہ صرف دو منٹ کا راستہ ہے۔ یہاں پر شہر کی زمینوں کا عام نرخ سو روپیہ مرلہ ہے لیکن یہ زمین ایک خاص ضرورت کے ماتحت فروخت کی جا رہی ہے۔ اس لئے یہ زمین خاص رعایت سے فروخت کی جاویگی جس کا تصفیہ بذریعہ خط وکتابت یا زبانی مجھ سے کیا جا سکتا ہے۔ زمین خود یا اپنے کسی دوست کے ذریعہ دیکھ لیں۔

المشتہر

قاری غلام محمد [illegible] مدرسہ احمدیہ قادیان معرفت

دفتر ناظر امور عامہ قادیان

چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

چاندی کی خوشنما اور منقش انگوٹھیاں کے چھوٹے سے خشت پہلو سرخ یا سبز نگینہ پر سنہری بیل کے درمیان خوشنما سنہری پختہ حرفوں میں کلمہ طیبہ یا الیس اللہ بکاف عبدہ یا سلام قولاً من رب رحیم یا حسبی اللہ ونعم الوکیل یا مسیح اللہ [illegible] خوشنما کندہ ہو کر [illegible] ہو جاتی ہے فی انگوٹھی [illegible] نام خریدار [illegible] انگوٹھی [illegible] اشتہار کے خلاف ہو تو واپس کر دیں۔

[illegible] چاندی متبرک انگوٹھیاں [illegible]

قادیان میں قابل فروخت سکنی زمین

قادیان دارالامان میں مکان بنانے کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس وقت قادیان کی نو آبادی میں مندرجہ ذیل شرح کی سکنی زمین قابل فروخت موجود ہے۔

قیمت	
ساڑھے سات روپیہ	فی مرلہ
دس روپیہ	فی مرلہ
ساڑھے بارہ روپیہ ۱۲-۸	فی مرلہ
پندرہ روپیہ ۱۵	فی مرلہ
بیس روپیہ ۲۰	فی مرلہ
پچیس روپیہ ۲۵	فی مرلہ
تیس روپیہ ۳۰	فی مرلہ
پینتیس روپیہ ۳۵	فی مرلہ
چالیس روپیہ ۴۰	فی مرلہ

[illegible]

تفصیلات کے لئے خاکسار سے خط و کتابت فرماویں۔

نوٹ:۔ ایک مرلہ ۲۲۵ مربع فٹ ہوتا ہے یعنی پندرہ فٹ لمبا اور پندرہ فٹ چوڑا

خاکسار:۔ (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

رفیق مسلم

دوستو۔ اس نام کی کتاب کا اشتہار پہلے بھی آپ کی نظر سے گزر چکا ہے۔ مگر اس کا صحیح مطلب ظاہر نہیں ہو سکا اب غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

اس کتاب میں وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود بحالت مسیح و مہدی۔ بلحاظ نبوت۔ بلحاظ مجدد۔ بلحاظ مصلح دور آخر۔ نبوت فی الاسلام۔ حضرت اقدس کی پیشگوئیاں۔ پیشگوئیوں کے اصول۔ مسیح ناصری و مسیح موعود کی مماثلت۔ یہود و مسلمانوں کی مماثلت اور دیگر مفید اور کارآمد نوٹ بڑی کوشش اور جد و جہد سے جمع کئے گئے ہیں۔ یہ حصہ اول ہے۔ دوسرا حصے میں آریہ۔ عیسائی۔ سکھ اور دیگر مذاہب کے متعلق نہایت مفید حوالے ہونگے۔ احباب خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتاب اکثر دوستوں کی تحریک اور خواہش پر لکھی گئی ہے کیونکہ اسکی اشد ضرورت تھی۔

خاکسار محمد شفیع اسلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

احمدی بھائیوں کو مفید مشورہ

مردانہ اور زنانہ خاص اور پوشیدہ امراض جن کی تفصیل کے لئے الفضل کے صفحات اجازت نہیں دیتے ان کا علاج کرانا چاہیں۔ تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ نہایت توجہ اور ایمانداری سے مجرب ادویات بھیجی جائینگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور نیز عام بیماریاں مثلاً داد چنبل۔ بواسیر۔ دائمی قبض ضعف معدہ پرانا گٹھیا۔ درد جگر۔ تلی۔ یرقان وغیرہ وغیرہ اور نیز آنکھوں۔ کانوں اور دانتوں کی امراض کے لئے نہایت مجرب ادویات منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت ہمیشہ پوشیدہ رکھی جائیگی۔ جواب کے لئے ٹکٹ یا وا پسی کارڈ آنا ضروری ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودھا

حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب کے مجربات

سرمہ نور حضور ممدوح اس کو خود استعمال فرماتے اور اپنے مطب میں بیماروں کو استعمال کراتے اور فرماتے تھے کہ یہ سرمہ ان امراض کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کے اعلیٰ اجزا ممیرا و مروارید ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند جالا۔ آنکھوں سے پانی کا آنا پلکوں کی موٹائی غرضکہ آنکھوں کی تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

سرمہ زنگاری اس کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ ککرے۔ سبل۔ ناخنہ۔ خارش۔ پلکوں میں پانی کا آنا۔ پلکوں کی سرخی۔ بالوں کا گرنا ان تمام امراض کو دور کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر

کشتہ سونا کی گولیاں یہ گولیاں ان نوجوانوں کیلئے اکسیر ہیں جو جوانی کی حالت میں بوڑھے ہو گئے ہوں۔ یا جن کی حرارت غریزی کمزور ہو گئی ہو۔ وہ ان گولیوں کا استعمال ضرور رکھیں۔ یہ جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ اور ضعف دماغ۔ ضعف دل۔ کمزوری جگر۔ کمزوری معدہ۔ غرضیکہ تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیکر رنگت کو سرخ بنا دیتی ہیں۔ اور جتنی بیماریاں کہ تمام امراض جو کہ کمی خون اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں۔ ان کو دور کر دیتی ہیں۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ عہ

معجون شفاء الناس اس کے استعمال سے فالج۔ لقوہ رعشہ وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ بوڑھے اور کمزوروں کو نہایت مفید ہے۔ جن کے اعصاب کمزور ہوں۔ اور جس گھر میں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے ایک نعمت ایزدی ہے۔ منگوا کر استعمال کریں۔ اور اولاد نرینہ بفضل خدا حاصل کریں۔ حضرت حکیم الامت اس کی بہت تعریف فرماتے تھے۔

قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

المشتہر

نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان کی خبریں

علمائے ہند کی کانفرنس "جمعیۃ العلماء" کانفرنس کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر کو گیا میں منعقد ہوگا۔

پرنس ہنک کمیٹی کے بعض بیانات کی تردید لاہور ۲ر دسمبر۔ ایک سرکاری کمیونک میں پرنس ہنک کمیٹی کے بعض بیانات کی تردید کی گئی ہے۔ کمیونک میں بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] قیدیوں میں سے صرف ایک قیدی فوت ہوا۔ اور دو قیدی بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں ہیں۔ دو غیر سرکاری ممبران لیجسلیٹو کونسل کو جیل کا وزیٹر مقرر کیا گیا ہے۔

میونسپلٹی کی ممبر ہندو عورتیں سیدا پیٹ ۲ر دسمبر۔ دو خواتین سیدا پیٹ میونسپل کونسل کی ممبر منتخب ہوئی ہیں۔

ایک پنجابی کتاب کی ضبطی پنجاب گورنمنٹ نے ایک پنجابی کتاب "نوکر شاہی ظلماں دا نمونہ" مصنفہ گیانی مان سنگھ کو قابل ضبطی قرار دیا ہے۔

ہندوستان میں پلیگ ہفتہ مختتمہ ۱۸ر نومبر میں تمام ہندوستان میں پلیگ کی ۹۷۷ واردات ہوئیں۔ کل ۷۰۰ اموات واقع ہوئیں۔

خلافت استقبالیہ کمیٹی کا صدر گیا ۲ر دسمبر۔ مسٹر دیپ نرائن سنگھ آف بھاگلپور نے آل انڈیا خلافت کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کی صدارت منظور کر لی ہے۔ آپ بالاتفاق منتخب ہوئے تھے۔

کلکتہ میں شراب اور بدیشی کپڑے پر پہرہ کانگرس کمیٹی نمبر ۲ کے اسسٹنٹ سکرٹری صاحب نے نوجوانان بنگال کے نام اپیل شائع کی ہے۔ دیش بندھو چترنجن داس نے ایسے والنٹیروں کے لئے اپیل کی ہے۔ جو بدیشی کپڑے اور شراب وغیرہ کی دکانوں پر پکٹنگ کرنے کے لئے تیار ہوں تو دیش بندھو داس نے یقین دلایا ہے کہ میں خود آگے ہو کے اس سلسلہ میں حتی المقدور والنٹیروں کا انتظام کروں گا۔

افغانستان میں ہندوستانی معلموں کی معزولی پشاور ۵ دسمبر۔ ہندوستانی سکول ماسٹران اور ڈاکٹران جو افغانستان میں کئی سالوں سے ملازم تھے معطل کر دیئے گئے ہیں۔ اور انکی جگہ فرانسیسی آدمی بھرتی کئے گئے ہیں۔

ہندوستانی سیاسی پناہ گزین روس کو پشاور ۵ دسمبر۔ افغانستان سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ ہندوستانی پولیٹیکل پناہ گزین جو افغانستان میں تھے اب روس کو روانہ ہو گئے ہیں۔ کیونکہ افغان گورنمنٹ ان کی ناپسندیدہ سرگرمیوں کے باعث ان پر پابندیاں عائد کرنے لگ گئی تھی۔

پیکن سے کلکتہ تک پیدل سفر کلکتہ ۵ر دسمبر۔ "انگلشمین" لکھتا ہے کہ بریگیڈیئر جنرل پیرار جو جنوری ۱۹۲۱ء میں پیکن سے براستہ لہاسہ کلکتہ کا سفر کرنے روانہ ہوا تھا چند دن ہوئے کلکتہ آیا ہے۔ اس نے [illegible] ہزار میل کا سفر طے کیا جس میں نصف سے زیادہ پیدل طے کیا گیا۔ اس سے اس پر یہ اثر پڑا ہے۔ کہ اب ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

اچھوت ذاتوں کے طلباء سے رعایت مدراس ۵ دسمبر۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ اچھوت ذاتوں کے مستحق طلباء کی فیس داخلہ امتحانات معاف کی جائیگی بشرطیکہ وہ اپنے اپنے مدارس کے ہیڈ ماسٹروں کی طرف سے اپنی مفلسی کی تصدیق پیش کریں۔

پاربتی دیوی کو دو سال قید با مشقت لاہور ۵ دسمبر۔ شریمتی پاربتی دیوی کو زیر دفعات ۱۲۴-الف ۱۵۳-الف تعزیرات ہند دو تقریریں کرنے کے جرم میں دو سال قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے۔

کلکتہ کے نئے شریف صاحبزادہ میرزا احمد جو ٹیپو سلطان کی اولاد میں سے ہیں۔ آئندہ سال کے لئے کلکتہ کے شریف مقرر ہوئے ہیں۔

کانگرس میں شمولیت کی اجازت گیا ۲ر دسمبر ۲۶ دسمبر کو گیا میں کانگرس اور خلافت کے اجلاس شروع ہوں گے۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ کی کانگرس کی سفارش پر ایک ہزار کسان زائرین کو تخفیف شدہ شرح پر شمولیت کی اجازت ہوگی۔ اور سو سادھو مفت سادھو سبھا کی سفارش پر داخل کر لئے جائیں گے۔

والدہ علی برادران اور اہلیہ گاندھی لاہور میں والدہ علی برادران و اہلیہ گاندھی پنجاب کے استری سوراجیہ سمیلن میں شمولیت کی غرض سے ۴ر دسمبر ۱۹۲۲ء کو لاہور میں آئیں۔ اور اس سمیلن کا پنڈال تالاب لنگے منڈی پر بنایا گیا۔

شنکر آچاریہ کی گرفتاری ۴ر دسمبر کو جگت گورو شنکراچاریہ کو ریلوے پلیٹ فارم منگلور پر گرفتار کر لیا گیا۔ انکی گرفتاری زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری عمل میں آئی ہے۔

کانگرس کی نگرانی کے لئے پولیس!! بہار کی گورنمنٹ کو اندیشہ ہے کہ کہیں گیا میں کونسلوں میں جانے یا نہ جانے کے سوال پر کانگریسیوں میں لاٹھی نہ چل جائے اس لئے اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کے دنوں میں گیا میں پولیس خاص طور پر تعینات کی جائے اور مبادا دوسری پولیس منگوانے میں خون خرابہ نہ ہو جائے۔ اس نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پولیس کی چوکی عین پنڈال کے پاس ہو۔

گورو کے باغ کے قیدی پنجاب گورنمنٹ نے اور گورنمنٹ کا اعلان شائع کیا ہے۔ کہ ۱۸ سال سے کم عمر کے اور پچاس سال سے زیادہ عمر کے تمام اکالی قیدی جو گورو کا باغ کے سلسلہ میں قید ہوئے ہیں رہا کئے جائیں۔

اکالیوں کی رہائی! ۸ر دسمبر بروز جمعہ بوقت صبح سنٹرل جیل سے تقریباً چار سو اکالی سکھ جنہیں گورو کا باغ کے سلسلہ میں قید کیا گیا تھا۔ رہا ہو کر امرتسر گئے دس بجے قبل دوپہر کے قریب ان کا جلوس بازاروں میں سے گذرا۔

غیر ممالک کی خبریں

مصر میں حیرت انگیز دفینوں کا انکشاف لکسر ۳۰ دسمبر۔ فواد شاہ مصر کی طرف سے کانکنوں کو جبار کے مقبرے کے تار موصول ہو رہے ہیں۔ ایم لاکا محافظ الطبقات مصر نے طویل معائنہ کے بعد فرمایا کہ تاریخ فنون میں کبھی ایسا انکشاف اس سے قبل ظہور پذیر نہیں ہوا۔ شاہی لوازمی کے متعلق کتبوں میں تشریح وشیاب ہوئی تھی۔ لیکن وہ اشیا کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھیں۔ چونکہ دریافت شدہ محلوں کے اندر گرانبہا مالیت کا سامان موجود ہے اس لئے لارڈ کارنروال اور مسٹر کارٹر نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جب تک اس بے بہا خزینہ کے سنبھالنے کا انتظام مکمل ہو جائے۔ اسے بند کر دیا جائے۔

تھریس کے امراء پر الزام غداری لندن ۷ دسمبر۔ ایتھنز کا ایک پیغام مظہر ہے کہ قسطنطنیہ سے موصول شدہ روداد جرائد میں شائع ہوئی ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ تھریس کے ترکی حکام نے یونان کے سابقہ مجلس ملیہ کے تمام مسلمان مندوبین کو گرفتار کر لیا ہے اور ان پر بغاوت و غداری کا مقدمہ چلایا جائے گا۔

امام رضا کے روضہ پر گولہ باری کی برسی مشہد ۲ دسمبر ۳۰ نومبر کو امام رضا کے روضہ پر روسی گولہ باری کی برسی منائی گئی۔ بازار بند ہو گئے اور تمام دن سوگ منایا گیا۔

تھریس کے دو لاکھ پناہ گزین بلغاریہ میں صوفیہ ۳۰ دسمبر۔ بلغاری وفد مقیم لوزان کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ ان دو لاکھ پناہ گزینان تھریس کے علیحدہ کئے جانے کا مطالبہ کرے۔ جو اس وقت بلغاریہ میں ہیں۔

برطانوی سفیر یونان لندن ۳ دسمبر۔ لوزان۔ سے لوزان میں مسٹر لنڈسے ایتھنز سے یہاں پہنچ گئے ہیں انہوں نے سر ولیم ٹرل سے بڑی دیر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ میری ایتھنز سے روانگی کے وقت ایتھنز میں امن و سکوت تھا۔ اور کسی فساد کا خطرہ نہیں ہے۔

شہزادہ یونان پر ایتھنز میں مقدمہ ایتھنز ۳ دسمبر۔ ایک نیم سرکاری اعلان شہزادہ اینڈریوز کے مقدمہ کے حالات اس طرح ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ دوم فوجی کور کا کمانڈر تھا۔ جب کمانڈر ان چیف نے اسے حکم دیا کہ سینگیرنیس پر پیشقدمی کرو۔ تو اس نے حکم ماننے سے انکار کیا۔

شہزادہ کا جواب شہزادہ نے جواب میں کہا کہ مجھے حکم یوں ملا تھا۔ کہ حملہ سے قبل سوم فوجی کور کی ہدایات کا انتظار کرو لیکن وہ ہدایات نہ پہنچیں۔

شہزادہ اینڈریوز کو جلاوطنی کی سزا ایتھنز ۳ دسمبر شہزادہ اینڈریوز کو سزا یہ ملی ہے کہ عہدہ سے محروم اور عمر بھر کے لئے جلاوطن کر دیا جائے۔

شہزادے کی ایتھنز سے روانگی بعد میں اطلاع آئی ہے کہ شہزادہ اینڈریوز اور شہزادی ایلائیس آج شام کو ایتھنز سے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور فیلیرن کے مقام پر برطانی جنگی جہاز پر سوار ہو گئے۔

ایم چیچرن کی کانفرنس میں دھمکی لوزان ۴ دسمبر۔ ایم چیچرن نے صدر کانفرنس کے سامنے اس امر پر اعتراض کیا ہے کہ روس کو آبناؤں کے مسئلہ علاوہ اور کسی معاملہ کے متعلق کانفرنس میں شریک نہیں کیا گیا۔ یادداشت میں یہ لکھا ہے کہ روس ان فیصلوں کو ہرگز نہیں مانیگا جو اس کی غیر حاضری میں کئے گئے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر اگر غیر معمولی حالات رونما ہوں تو روس اس کا ذمہ وار نہیں ہوگا۔

سلطان عبد الحمید کے پس ماندگان کا دعویٰ نیو یارک ۳ دسمبر مشہور و معروف قانون دان مسٹر اردین انڈرسیر جو دیگر برطانی اور امریکن اصحاب کے ساتھ سلطان عبد الحمید کے پائیس پسماندگان اور شہزادگان کے اخراجات دیتے رہے ہیں۔ آج جہاز زاد بیجک پر سوار ہو کر لوزان کانفرنس میں جا رہے ہیں تاکہ عراق کے تیل کی ملکیت کا دعویٰ کریں اس ملکیت کی قیمت ایک ارب ڈالر بتائی جاتی ہے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ سلطان عبد الحمید اس کے مالک تھے۔

شام میں فرانسیسی فوج پیرس ۲ دسمبر۔ ایوان حکومت نے وہ میزانیہ منظور کر دیا ہے۔ جس کی رو سے یہ قرار پایا ہے کہ شام میں بیس ہزار فوجی رکھے جائیں۔

ریشمی سامان کی درآمد ترکی میں بند پیرس ۳ دسمبر قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ تمام قسم کے ریشمی سامان کو ملک میں لانے کی ممانعت کر دی جائے۔

عراق عرب کے متعلق برطانی پالیسی لندن ۵ دسمبر دیوان عام میں سوال کیا گیا۔ کہ کیا وزیر اعظم پالیسی میں ایسی تبدیلی کرنے کا اعلان کر سکتے ہیں جس سے عراق عرب کے متعلق ہماری ذمہ داریوں اور مصارف کا جلد خاتمہ ہو جائے۔

مسٹر بونر لا نے کہا کہ وہ ابھی اس بارے میں کوئی اعلان نہیں کر سکتے۔ اور ان کا خیال ہے کہ وہ آئندہ اجلاس تک کیفیت بیان کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

سابق سلطان کے حرم میں تخفیف لندن ۴ دسمبر۔ اخبار ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ سلطان کے حرم کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے کہ نصف کو تو اپنے وطن بھیجدیا جائیگا۔ اور باقیوں کے لئے خاوند بہم پہنچائے جائیں گے۔ اور چار بیویوں کے لئے سلطان کی ذاتی جائیداد سے اخراجات مہیا کئے جائیں گے۔

برطانوی ترکی مناقشہ قسطنطنیہ ۵ دسمبر پناہ گزینوں کے معاملہ میں جو تنازعہ واقعہ ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ ترک اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ پناہ گزین ترکی رعایا ہی لکھے جائیں جو ملک سے تر کی پونہ جزیرہ اور دیگر مقامات کو اس کی مخالفت کے بغیر دستیاب نہیں ہو سکتے۔